REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷ — شمارہ ۴۶

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۱۴ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ — ۱۶ نبوت ۱۳۵۷ ہش — ۱۶ نومبر ۱۹۷۸ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۳ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۶ نومبر ۷۸ء کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۳ نبوت (نومبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی مع حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و صاحبزادی امۃ الکریم صاحبہ کوکب مورخہ ۱۱ نومبر ۷۸ء کو صبح دس بجے کے قریب مدراس و کیرالہ کے کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے۔ الحمد للہ۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی طبیعت بلڈ پریشر و زکام اور چکروں کے باعث ناساز ہے۔ اسی طرح حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت بھی بخار و کھانسی کے سبب ناساز ہے۔ احباب ہر دو بزرگوں کی کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

مقامی طور پر قادیان میں جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب پورے وقار و مسنون طریق پر منائی گئی!

نمازِ عید محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی اور پُر لطف خطبہ دیا!

قادیان ۱۲ نبوت (نومبر) آج قادیان دارالامان میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب پورے اسلامی طریق سے منائی گئی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے اعلان کے مطابق عید الاضحیہ کی نماز مردوں نے مسجد اقصیٰ میں ادا کی جبکہ مستورات کے لئے مسجد مبارک اور دالان حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی جگہ متعین کی گئی تھی۔ چنانچہ صبح ٹھیک نو بج کر چالیس منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مسنون طریق پر عید کا دوگانہ پڑھایا۔ جس میں موجودہ احباب قادیان کے علاوہ باہر سے آئے ہوئے دوست جو محض عید کی مبارک تقریب کے لئے آئے تھے، شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر خصوصاً کشمیری احباب اور ضلع گورداسپور کے مسلمان (جو بہار وغیرہ سے روزگار کے سلسلہ میں یہاں آئے ہیں) کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

نماز کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے عید الاضحیہ کی مناسبت سے پُر لطف خطبہ ارشاد فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے سب سے پہلے اس بات پر شکریہ ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ ہماری زندگی میں یہ عید کا دن دکھایا ہے آپ نے عید کے بابرکت ایام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عیدیں ہمیں اجتماعیت کا سبق دیتی ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ وہ کوشش جو اجتماعی رنگ میں کی جائے وہ زیادہ نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ عید الاضحیہ کا مبارک دن ہمیں اُس عظیم قربانی کی یاد دلاتا ہے۔ جو ہمارے بزرگوں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کی۔ اور جس بات سے اُن کا امتحان لیا گیا تھا وہ اس میں پورے اُترے۔ اور اُسی عظیم قربانی کے تتبع میں آج کے دن قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ عید الفطر کے موقعہ پر انسان اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور عید الاضحیہ کے موقعہ پر دولت کی قربانی کا سبق سکھایا گیا ہے۔ کیونکہ انسان اپنی اولاد کے لئے دولت جمع کرتا ہے۔ اور حتی الوسع اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ لہذا اس موقعہ پر اپنی اس محبوب چیز کی قربانی کا سبق بھی دیا جاتا ہے۔ خطبہ کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کی وفات کے بعد اس وقت خلافتِ ثالثہ کا بابرکت دَور چل رہا ہے۔ تو ہم سب کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ جس وقت بھی اور جس قسم کی بھی قربانی کا حکم دیا جائے ہم سب اس کے لئے تیار رہیں۔ اور اپنی نسلوں کو بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام جیسے کامل فرمانبردار اور اطاعت گزار بنانے کی کوشش کریں۔

خطبہ ثانیہ میں اجتماعی دعا سے قبل محترم صاحبزادہ صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصولہ عید مبارک کا روحانی تحفہ پر مشتمل تار کا ترجمہ سُنایا (جو اسی پرچہ میں صفحہ ہذا پر درج ہے) اور حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر نیز جملہ مریضوں کے لئے دعائے صحت کی تحریک فرمائی۔ اور آخر میں اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد تمام احباب آپس میں مصافحہ و معانقہ کرتے ہوئے اور عید مبارک کا تحفہ دیتے ہوئے واپس لوٹے۔

عید کی قربانیاں

سنتِ نبوی پر عمل کرتے ہوئے عید الاضحیہ کی نماز کے بعد عید کے تینوں روز کل ۵، ۷ جانور اجتماعی طور پر قربانی کے ذبح کئے گئے اور ۱۶ جانور انفرادی طور پر ذبح کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور ہم سب کو قربانی کی اصل رُوح کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احبابِ جماعت کے نام

عید مبارک کا روحانی تحفہ

قادیان ۱۲ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ ہندوستان کو عید الاضحیہ کے مبارک موقعہ پر بذریعہ تار عید مبارک کا روحانی تحفہ ارسال فرمایا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"عید مبارک! اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی محبت اور افضال سے نوازے۔"
خلیفۃ المسیح الثالث

احبابِ جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر نیز آپ کے مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ نیز دعا کریں کہ حضور کی مؤید من اللہ قیادت میں جماعت اپنی روحانی منزلِ مقصود کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ قدم آگے بڑھاتی چلی جائے۔ اور اسلام کے موعود غلبہ کے دن جلد از جلد قریب آجائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کی روحانی قیادت میں زیادہ سے زیادہ خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ربوہ میں مجالس انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی و اختتامی خطاب

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کا یہ تقاضا ہے کہ انصار اللہ نسلاً بعد نسلٍ اپنی اولاد کی تربیت کے لئے خاص طور پر کوشاں رہیں

صد سالہ جوبلی منصوبہ کی برکات اور لندن میں منعقدہ عالمی کسر صلیب کانفرنس کی غیر معمولی کامیابی کا ایمان افروز تذکرہ

مورخہ ۲۷-۲۸-۲۹ ماہ اخاء (اکتوبر) کو ربوہ میں مجالس انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ذکر الٰہی، اور انابت الی اللہ کے ماحول میں اپنی پاکیزہ اور بابرکت روایات کے ساتھ منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع کا افتتاح اور اختتام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے نہایت درجہ ایمان افروز خطابات سے فرمایا۔ اور اس میں شرکت کی غرض سے انصار [illegible] اور کوئٹہ سے لے کر پشاور تک کے قریباً ہر حصہ اور علاقہ سے بکثرت تشریف لائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی اور اختتامی خطابات کا خلاصہ قارئین بدر کے دامنِ روحانی کو مالا مال کرنے کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

افتتاحی خطاب

حضور نے سب سے پہلے انصار اللہ [illegible] بان کو اپنی صحتوں کا خیال رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:-

عرصہ ہوا میں نے آپ کو ایک نصیحت [illegible] جسے غالباً آپ میں سے بہت سے بھول گئے ہیں۔ وہ نصیحت یہ تھی کہ آپ اپنے آپ کو بوڑھے نہ سمجھیں۔ بلکہ جوانوں کے جوان سمجھیں درحقیقت بڑھاپے کا تعلق عمر سے نہیں بلکہ صحت کے برقرار نہ رکھنے سے ہے۔ ایک حدیث نبوی ہے وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ۔ کہ آپ کے نفس کا بھی آپ پر حق ہے۔ پہلا بنیادی حق اپنے نفس کا یہی ہے کہ آپ اپنی صحت کا خیال رکھیں اور اپنے جسموں کو مضبوط بنائیں تاکہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کی جو عظیم ذمہ داری آپ پر عائد کی ہے اسے اچھی طرح نبھا سکیں۔

حضور نے صحت کو برقرار رکھنے کے لئے متعدد اہم اور قیمتی نصائح کرتے ہوئے بتایا کہ انصار کی عمر (۴۰ سال) تک پہنچ کر جسم میں جو کمزوری واقع ہو جاتی ہے اُسے پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ قانونِ قدرت نے ہمارے لئے جو غذائیں جس جس شکل میں بنائی ہیں ہم انہیں اسی شکل میں استعمال کریں۔ مثلاً گندم کو چھان کر استعمال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس کے چھان میں صحت کو برقرار رکھنے کی بڑی طاقت ہے۔ اسی طرح دیگر مصنوعی غذائیں استعمال کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں کے مناسب استعمال سے ہمیں اپنے جسم کی اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے جو اس عمر میں [illegible] پیدا ہو جاتی ہے۔ تاکہ ہماری صحت برقرار رہے۔ ہم جوان رہیں۔ اور اپنی دینی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کر سکیں۔

تربیتِ اولاد کے لحاظ سے انصار پر جو اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے حضور نے اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت پر جو اہم ذمہ داری ڈالی گئی ہے وہ صرف ایک نسل سے تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ ضروری ہے کہ ہم نسلاً بعد نسلٍ اسے ادا کرتے چلے جائیں۔ اس ضمن میں انصار پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ محبت اور پیار کے ساتھ اپنے عزیزوں کی تربیت کریں۔ حضور نے فرمایا، ہماری جماعت کی زندگی کی دوسری صدی اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ جو آواز غلبۂ اسلام کی خوشخبری پر مشتمل آج سے نوّے ۹۰ برس قبل قادیان سے اکیلی بلند ہوئی تھی، آج اُس آواز پر لبیک کہنے والوں کی تعداد خدا کے فضل سے ایک کروڑ ہو چکی ہے۔ ہماری زندگی کی دوسری صدی میں یہ آواز انشاء اللہ ساری دُنیا پر حاوی ہو جائے گی۔ لیکن اس آواز پر لبیک کہنے والوں پر ذمہ داری بھی بڑی اہم عاید ہوتی ہے۔ اس لئے ہر زمانہ کے انصار کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو سنبھالیں۔ ان کی اخلاقی، ذہنی، دینی اور روحانی تربیت کا انتظام کریں۔ اور انہیں سمجھائیں کہ اگر وہ اپنی دینی ذمہ داریوں کو بشاشتِ قلب کے ساتھ ادا کریں گے تو تب ہی وہ خدا تعالیٰ کی برکتوں کے وارث بن سکتے ہیں۔ اور بنیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کے بعد حضور نے قرآن مجید کی یہ آیات تلاوت فرمائیں:-

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيبَةٌ ۙ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

(البقرہ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کی پُرمعارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں سے بڑا ہی پیار کرتا ہے۔ وہ جب کبھی ان کا امتحان لیتا ہے انہیں کسی ابتلاء میں ڈالتا ہے تو دراصل یہ بھی اس کے پیار کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض لوگ خود اپنی غلطی سے اسے عذاب میں تبدیل کر لیں۔ سچی بات یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات مومنوں پر موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے ہیں۔ ان انعامات کے درمیان اگر کوئی ابتلاء آتا ہے تو وہ اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے انعامات کی موسلا دھار بارش سے کوئی نسبت ہی نہیں رکھتا۔ اس ابتلاء کے وقت مومن کو جو نمونہ دکھانا چاہیئے اُس کا ان آیات میں ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم انہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے یا مالوں یا جانوں کی کمی کے ذریعہ آزماتے ہیں تو وہ اس پر صبر کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ اور ایمان پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ خوشخبری دیتا ہے اور اُن پر سب سے بڑا برکتیں اور رحمتیں نازل کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے پاک نمونہ کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ کس طرح اُن پر خوف کے حالات آئے اُنہیں بھوک سے آزمایا گیا۔ مال و اولاد کا نقصان اُٹھانا پڑا۔ لیکن انہوں نے صبر و ثبات کا کتنا عظیم اور عدیم المثال نمونہ دکھایا اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی بے حد و حساب [illegible] سے انہیں نوازا اور اُن کے نفوس اور اموال میں غیر معمولی برکت ڈالی۔ حضور نے فرمایا، جب مومنوں پر ابتلاء آتا ہے تو اُن کے دو گروہ ہو جاتے ہیں۔ (۱) بعض اُن میں سے کمزوری دکھاتے ہیں، وہ نہ دین کے رہتے ہیں نہ دُنیا کے (۲) اُن کی اکثریت ایسی ہوتی ہے جو صبر و استقامت کا نمونہ دکھاتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنے انعامات کی بشارت دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے ابتلاء دراصل اللہ تعالیٰ کے پیار کا موجب بنتا ہے۔ کوئی آزمائش انہیں مٹا نہیں سکتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں روحانی رفعتیں عطا فرماتا چلا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا، مکی زندگی میں صحابہ کرامؓ نے شدید مظالم اور آزمائشوں کے باوجود صبر و ثبات اور استقامت کا جو عظیم نمونہ دکھایا، درحقیقت یہ کمال تھا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور آپؐ کی قوتِ قدسیہ کا۔ ہمارا ایمان ہے کہ آپؐ زندہ نبیؐ ہیں۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپؐ کی تربیت اور قوتِ قدسیہ کے نمونے قیامت تک دُنیا میں نظر آتے چلے جاتے ہیں۔ جس طرح آپؐ کے زمانہ میں یہ نمونے ظاہر ہوئے اسی طرح اِس زمانہ میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ مومن اِس زمانہ میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے خدا سے بے وفائی نہیں کریں گے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اختتامی خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ دُنیا میں سب جماعتوں کے بعض مخصوص نشان، علامات و صفات ہوتی ہیں۔ اُن کا ایک خاص مزاج ہوتا ہے جو انہیں دوسری جماعتوں سے ممتاز کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ کا بھی ایک خاص مزاج ہے۔ بعض خصوص علامات و صفات ہیں جن سے وہ پہچانی جاتی ہے۔ حضور نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی پہلی نمایاں صفت یہ ہے کہ وہ نہایت

عاجز اور منکسر المزاج جماعت ہے۔ ہماری جماعت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارے خدا کو عاجزانہ راہیں پسند ہیں اور جو چیز ہمارے خدا کو پسند ہو یقیناً ہمیں بھی پسند ہے۔ ہمارے قلوب میں کبھی تکبر اور فخر کے جذبات پیدا نہیں ہوتے۔ ہم علیٰ وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو انعامات ہم پر کئے ہیں (اور وہ بے حد و حساب ہیں) وہ ہماری کسی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں ہوئے بلکہ وہ محض اُس کے فضل کا نتیجہ ہیں۔ ہماری جماعت کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ساری دنیا کے انسانوں سے پیار، محبت اور ہمدردی و خیر خواہی کے جذبات رکھنا ہمارا شعار ہے۔ یہ ہمارا محض زبانی دعویٰ نہیں ہے۔ ہمارے اعمال اور ہمارے جذبات کا ہر پہلو اس بات پر شاہد ہے کہ ہم بنی نوع انسان سے محبت اور خیر خواہی کرنے والے ہیں۔ ہماری دشمنی کسی سے بھی نہیں ہے اور ہماری خیر خواہی اور ہمدردی ہر ایک کے لئے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ طاقت محبت اور پیار کو ہی حاصل ہے انسانی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ دنیا میں کبھی نفرت کامیاب نہیں ہوئی اور ہمارا خدا انجام کار ہمیشہ پیار اور محبت کے علمبرداروں کو ہی کامیابی سے نوازتا ہے۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ ہم امن پسند لوگ ہیں کبھی قانون شکنی نہیں کرتے کسی رنگ میں بھی فساد میں حصہ نہیں لیتے اور اگر کوئی قانون اس عشق و محبت کے ساتھ نہ ٹکرائے جو ہمیں خدا سے اور اس کے رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہے تو ہم یقیناً اس کا احترام اور اس کی پابندی کرتے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے۔

حضور نے فرمایا گو دورِ حاضرہ کی مہذب دنیا میں بالعموم اب ایسے قوانین نہیں بنائے جاتے جو کسی کے مذہبی جذبات سے کھیلنے والے ہوں تاہم اب بھی مثلاً یورپ، امریکہ بعض جزائر میں کبھی کبھی ایسے قانون بنائے جاتے ہیں یا بعض قوانین کو ایسے غلط رنگ میں استعمال کیا جاتا ہے کہ جو دوسروں کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہوتے ہیں لیکن ایسا کرنے والے بھی دنیا کی ضمیر کو مطمئن کرنے کے لئے اور اپنے اس فعل کا جواز ظاہر کرنے کیلئے بعض عقلی اور اخلاقی دلائل پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً جنوبی افریقہ میں سفید فام اقلیت کی حکومت ہے اور وہاں کی اکثریت کا دل محبت کے ساتھ جیتنے کی بجائے اگر وہ انہیں بعض قوانین بنا کر دبا کر رکھنے کی کوشش کرے تو وہ اس کے جواز کے لئے کبھی بعض دلائل پیش کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن وہ اس میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی کیونکہ آج کی دنیا کا ضمیر بیدار ہو چکا ہے۔ تاہم ابھی بحیثیت مجموعی دنیا اکٹھی ہو کر اس قسم کی حرکات کرنے والوں کی اصلاح نہیں کر سکتی کیونکہ بعض بڑی قومیں اپنے مفاد کی خاطر ظلم کرنے والوں کا ساتھ دیتی ہیں اور ملمع سازی یا ڈپلومیسی کے ذریعہ ان قوانین کا جواز پیدا کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کا، جو اب خدا کے فضل سے ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے، بہرحال یہ طرۂ امتیاز ہے کہ وہ قانون کی پابندی کرتی ہے اور دنیا میں اعلیٰ اخلاقی اقدار قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کے مزاج کا یہ ایک خاص پہلو ہے کہ وہ کبھی قانون شکنی نہیں کرتی اور کبھی فساد میں حصہ نہیں لیتی۔ اور نیک کاموں میں ملکی مفاد کی خاطر پورا تعاون کرتی ہے۔ لیکن اگر اس سے کوئی یہ سمجھے کہ ہم کسی کے کہنے پر اپنے خدا کو چھوڑ دیں گے یا اپنے محسن اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن کے حُسن و احسان کے جلوے ہم روزانہ اپنی زندگیوں میں بکثرت مشاہدہ کرتے ہیں، نعوذ باللہ بے وفائی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ تو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ایسی غلط فہمی کسی کے دل میں پیدا نہیں ہونی چاہیئے۔ احمدی تو کہتے ہی اُسے ہیں جو اپنے خدا کی محبت میں اور اپنے پاک رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلال کے جلوؤں کے عشق میں مست ہو کر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبہ کی برکات

اس کے بعد حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے اس عظیم الشان منصوبہ کا ذکر فرمایا جو ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور نے یورپ میں اور دنیا کے دیگر تمام ممالک میں قرآن پاک کی اشاعت اور اسلام کی تبلیغ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے جماعت کے سامنے پیش فرمایا تھا۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کو اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کے لئے قائم کیا گیا ہے اور اس مقصد کی خاطر اور جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی کے استقبال کے پروگرام کے طور پر اسے پیش کیا گیا تھا۔ قرآن کریم کی آیت لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ کے مطابق، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، بزرگانِ امت کے متعدد کشوف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی انشاء اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی اس صدی کا استقبال کرنے کے لئے ہماری جماعت پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں کسی حد تک پورا کرنے کے لئے میں صد سالہ جوبلی منصوبے کا اعلان کیا تھا اور بتایا تھا کہ ہم اس کے ذریعہ یورپ کے ہر ملک میں مساجد اور مشن ہاؤس قائم کرنے اور تراجم قرآن مجید کو دنیا بھر میں پھیلانے کی کوشش کریں گے۔

حضور نے اپنے حالیہ یورپ کے تبلیغی سفر کے مختلف نہایت ایمان افروز حالات و واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا ہم سے مطالبہ کر رہی ہے اور روز بروز اس مطالبہ میں شدت پیدا ہو رہی ہے کہ ہم اس کے سامنے اسلام کی حسین تعلیم کو پیش کریں اور تراجم قرآن کریم اُن کے لئے مہیا کریں۔ جب ہم علیٰ وجہ البصیرت اس ایمان پر قائم ہیں کہ ہمیں خدا نے غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اس بارے میں ہر ممکن کوشش اور قربانی پیش کریں۔ خدا کا یہ وعدہ ہے کہ اگر ہم اپنی طاقت کے مطابق قربانی پیش کر دیں گے تو پھر ہماری طاقت اور ضرورت کے درمیان جو فرق ہوگا اسے خود بخود پورا کر دے گا۔ اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اشاعت قرآن اور تبلیغ اسلام کے لئے مقدور بھر کوشش کرتے چلے جائیں۔ اس موقع پر حضور نے ضمناً یہ بھی اعلان فرمایا کہ بچوں کے قرآن کریم ناظرہ پڑھنے کے لئے قاعدہ یسرنا القرآن کی کتابت کی طرز پر قرآن مجید (کا متن) حال ہی میں ہماری جماعت کی طرف سے شائع ہو گیا ہے جو خدا کے فضل سے ہر طرح کی اغلاط سے پاک ہے۔ اس کا ہدیہ بھی بہت ہی کم رکھا گیا ہے احباب اپنے بچوں کو ناظرہ پڑھانے کے لئے اب اسے حاصل کر سکتے ہیں۔

عالمی کسرِ صلیب کانفرنس کی غیر معمولی کامیابی

اس کے بعد حضور نے ماہ جون کے شروع میں بمقام لندن منعقد ہونے والی بین الاقوامی کسر صلیب کانفرنس کا ذکر فرمایا جو صد سالہ جوبلی منصوبہ کے ماتحت منعقد ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اثرات و نتائج کے لحاظ سے غیر معمولی طور پر بہت ہی کامیاب رہی ہے۔ حضور نے اس کی کامیابی کے متعدد پہلو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی وجہ سے عیسائی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ بار بار ہماری طرف سے تبادلۂ خیالات کی دعوت دینے کے باوجود اور باوجود اس کے کہ پہلے پادریوں نے اس پر آمادگی کا اظہار بھی کر دیا تھا لیکن اب وہ اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کفن مسیح پر ریسرچ کا جو اعلان اُن کی طرف سے ہوا تھا اُسے بھی انہوں نے ہماری کانفرنس کے اعلان کے بعد ملتوی کر دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ اگر یہ ریسرچ ہوئی بھی تو اس کے نتائج کا اعلان تیس برس بعد کیا جائے گا۔ حضور نے فرمایا گو آج عیسائی پادریوں نے تبادلۂ خیالات سے انکار کر دیا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ کسی نہ کسی وقت ضرور عیسائی دنیا اپنے پادریوں کو ہمارے ساتھ مذاکرہ کرنے پر مجبور کر دے گی، انشاء اللہ۔

اس موقع پر حضور نے اپنے اس ایمان افروز خطاب کا بھی ذکر فرمایا جو بین الاقوامی کسر صلیب کانفرنس میں حضور نے فرمایا اور جو غیر معمولی طور پر بہت ہی مؤثر ثابت ہوا۔ حضور نے اپنے اس خطاب کا ایک حصہ کا ٹیپ ریکارڈ بھی حاضرین کو سنوایا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سامعین کے لئے ازحد ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔ اس میں حضور نے بڑی وضاحت سے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات پانے کا ذکر کرتے ہوئے اہل یورپ کو اسلام کی تبلیغ کی اور انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دی ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہماری رُوحانی آنکھ حالات کے افق پر غلبۂ اسلام کے آثار کو دیکھ رہی ہے لیکن اس کے لئے ہمیں بہرحال قربانیاں دینی ہوں گی اپنے اوقات کو قربان کرنا ہوگا اور عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں کرنا ہوں گی صرف اسی طریق سے دنیا خدائے واحد کو اور اپنے محسن اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان کر اسلام کے جھنڈے تلے اُمّتِ واحدہ بن سکتی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ

حضور کا یہ حد درجہ ایمان افروز خطاب ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ تک جاری رہا جس کے بعد حضور نے انصار سے اُن کا عہد دہروایا اور پھر اجتماعی دُعا کے بعد انہیں رخصت کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس طرح انصار کا یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے ایمان افروز کوائف

کوپن ہیگن سے روانگی * ہیمبرگ میں ورود مسعود * پریس کانفرنس سے خطاب

ہیمبرگ کے احباب جماعت سے اجتماعی ملاقات اور پر معارف ارشادات

رپورٹ مرتبہ: مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم اے

۸ اگست تا ۱۰ اگست ۱۹۷۸ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار دن کوپن ہیگن میں مقیم رہے۔ سکینڈے نیویا کا دورہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ حضور کی پریس کانفرنسوں اور اخبارات میں ان کی خبروں کے ذریعہ ان ممالک کے طول و عرض میں اسلام کے پیغام کی اشاعت ہوئی۔ ملاقاتوں اور انٹرویوز کے ذریعہ بھی حضور اسلام کی پر حکمت اور کامل تعلیم کو نہایت احسن پیرایہ میں لوگوں کے سامنے بیان کرتے رہے۔ علاوہ ازیں آپ نے احباب جماعت کو ملاقاتوں کا شرف دیا۔ ان کے حالات معلوم کرنے کے بعد انہیں مفید مشورے دیئے۔ انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ وہ جماعت احمدیہ کے افراد ہیں اور ان پر بڑی بھاری ذمہ داریاں ہیں جن سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کوشش اور دعا سے کبھی غافل نہ ہوں۔ اور ان میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کو پہچانیں اور آپ کی کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرتے رہیں تا کہ کبھی کسی وسوسہ کا شکار نہ ہوں۔ احباب جماعت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت سے رکھے۔ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور غلبۂ اسلام کے حق میں آپ کی مساعی جمیلہ کے شاندار نتائج ظاہر ہوں۔

کوپن ہیگن سے روانگی

۱۰ اگست ۱۱ بجے بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ اپنے قافلے کے اراکین کے ساتھ کوپن ہیگن سے ہیمبرگ روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے احباب سمیت دعا کرائی۔ مکرم میر مسعود احمد صاحب امام مسجد نصرت جہاں، مکرم ... ہیرالڈ ہینسن صاحب مشہد کے تحقیقاتی ادارہ کے ڈائریکٹر اور احباب جماعت نے جو خاصی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ڈاکٹر بیکر صاحب نے حضور کی خدمت میں اپنی طرف سے اپنی بیوی اور بیٹی کی طرف سے الوداع کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ موصوف، حضرت صاحب سے دلی عقیدت رکھتے ہیں اور جب بھی ملتے ہیں بڑی محبت اور الفت کا اظہار کرتے ہیں۔ حضور کی تشریف آوری پر مشن ہاؤس میں منعقدہ تمام تقریبات میں وہ اپنی بیوی بچوں کے ساتھ شامل ہوتے رہے۔ انہوں نے آج مشن ہاؤس سے سلسلہ کا لٹریچر بھی پڑھنے کے لئے لیا۔ خدا کرے کہ جلد قبول اسلام کے لئے ان کو شرح صدر عطا ہو۔

کوپن ہیگن میں حضور کے قیام کے دوران مکرم میر صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، حضرت صاحب اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی مہمان نوازی میں دن رات مصروف رہے۔ نہ صرف یہ بلکہ حضور کے رفقائے سفر اور دیگر خدام کو بھی یہ عزت بخشی۔ مکرم میر صاحب خود بھی اور عزیزان سید مشہود احمد، محمود احمد اور خالد احمد سلمہم اللہ تعالیٰ نے چھوٹی چھوٹی ضرورتوں تک کا خیال رکھتے رہے۔ اس حسن سلوک پر ہمارے دل جذبات تشکر سے لبریز ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں مشن ہاؤس میں منعقدہ تقریبات اور دوسرے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم صوبیدار ہینسن صاحب سیکرٹری فنانس، کمال احمد کروخ قائد مجلس، سید مبشر احمد صاحب سابق قائد، منظور احمد چوہان صاحب، چوہدری نصیر احمد صاحب، منور احمد صاحب، محمود احمد ڈرکس صاحب اور فصیح الملک صاحب بڑے اخلاص اور مستعدی سے مکرم میر صاحب کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ فجزاھم اللہ خیرا۔

ہیمبرگ میں ورود مسعود!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۰ اگست کی صبح ناشتہ کے بعد دو بجے مشن ہاؤس سے روانہ ہوئے۔ ۱۵۰ کلو میٹر کے فاصلے پر روڈبی سے فیری (Ferry) پر سوار ہونا تھا۔ چار بجے روڈبی پہنچے۔ سوا چار بجے فیری پر سوار ہوئے۔ یہ سمندری جہاز جس کا نام Kron prinz O.S.B. تھا ایک گھنٹے کے سمندری Ferry سفر کے بعد ٹھیک سوا پانچ بجے مغربی جرمنی کی بندرگاہ Puttgarden پہنچ گیا۔ یہاں مکرم امام منصور احمد خان صاحب انچارج مشنری مغربی جرمنی، مکرم لئیق احمد صاحب منیر امام مسجد ہیمبرگ، مکرم انیق احمد جاوید اور نعیم الدین وسیم صاحب حضور کے استقبال میں چشم براہ تھے۔ راستہ میں لیوبک سے ذرا پہلے تیز بارش شروع ہوگئی۔ سوا آٹھ بجے شام ہیمبرگ میں حضور بخیریت ورود فرما ہوئے تو اس وقت بھی بارش ہو رہی تھی۔ احباب جماعت اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کی تشریف آوری کی خوشی میں بارش سے بے نیاز دو رویہ قطار میں کھڑے کئی گھنٹوں سے منتظر تھے۔ جب حضور کی کار مشن ہاؤس کے سامنے رکی اور حضور کار سے اترے تو اسلامی نعروں کے ساتھ احباب نے حضور کے استقبال کرنے کا شرف حاصل کیا۔ مشن ہاؤس کو ایک خوبصورت آرائشی گیٹ، رنگ برنگ جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے احباب کو باری باری شرف مصافحہ بخشا۔ درمیان میں بارش تیز ہوگئی تو حضور مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ اور دیر تک دوستوں سے مصافحہ کرتے رہے۔ اس موقع پر کچھ غیر از جماعت دوست بھی حضور کی ملاقات کے لئے حاضر تھے۔ حضور مشن ہاؤس میں فروکش ہوئے۔ رات کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مسجد میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ کثیر التعداد احباب نے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں۔

پریس کانفرنس سے خطاب!

اگلے روز ۱۱ اگست صبح گیارہ بجے مشن ہاؤس میں حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ پریس کانفرنس میں حاضری بڑی تسلی بخش اور خوشکن تھی۔ جرمنی کی مختلف نیوز ایجنسیوں، اخباروں اور ریڈیو کے ۱۸ نمائندوں اور ان کے فوٹو گرافروں نے کانفرنس میں حصہ لیا۔ ان میں کیتھولک نیوز ایجنسی کی ایک پریس رپورٹر بھی شامل تھی۔ ایک جرمن فری لانسر صحافی جو عربی جانتے ہیں اور جرمن نیوز ایجنسی برائے اسلامی ممالک میں کام کرتے رہے ہیں کانفرنس میں شریک تھے۔

رجوع الی اللہ سے تباہی ٹل سکتی ہے

حضور نے پریس کانفرنس کے دوران فرمایا۔ مغربی اقوام کی زندگی میں تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ دنیا میں رونما ہونے والی ہر تبدیلی اسلام کی ترقی کا پیش خیمہ ہے۔ مغربی اقوام کے پاس اس وقت جو کچھ ہے وہ اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ حقیقی خوشی کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ یہ حقیقی خوشی انہیں اسلام کے بغیر نہیں مل سکتی۔ آپ نے فرمایا میں نے ۱۹۶۷ء میں یورپ کے دورے میں لوگوں کو یہ انتباہ کیا تھا کہ اگر تم نے اپنے خالق و مالک کی طرف توجہ نہ کی تو ۲۵ سال کے اندر اندر تم ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہو جاؤ گے۔ اس انذار پر گیارہ سال گذر گئے۔ میرا یہ انذار ان پیشگوئیوں پر مشتمل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے کو بہت پہلے بتائی تھیں۔ اور اب تو بعض بڑی طاقتیں بھی مستقبل قریب میں دنیا کی تباہی کی قیاس آرائیاں کرنے لگی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ وہ دنیا کی تباہی کی باتیں تو کرتی ہیں لیکن ساتھ خوشخبری نہیں دیتیں لیکن میں نے جن پیشگوئیوں پر انذار کی بنیاد رکھی تھی ان میں یہ خوشخبری بھی ہے کہ اگر دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف جھکے اور گندی زندگی کو چھوڑ کر نیک بن جائے تو یہ تباہی ٹل سکتی ہے۔

اسلامی نظریہ اور عقل کی کسوٹی!

حضور نے تفصیل سے بتایا کہ یہ اسلام ہی ہے جس نے موجودہ زمانے میں پیش آمدہ مسائل کا حل موجود ہے اور یہ صرف اسلام ہی ہے جو بنی نوع انسان کی نجات کا واحد ذریعہ ہے۔

اسلام جبر و اکراہ کا مذہب نہیں - مذہب انسان کے دل کا معاملہ ہے بڑی سے بڑی طاقت حتیٰ کہ ایٹم بم بھی کسی کا دل نہیں بدل سکتا اس لئے اسلام انسان کے دل پر اثر انداز ہو سکتا ہے اور اپنے حسن و احسان سے اُسے قائل کرتا ہے - یہ دلوں کی تبدیلی ہی ہے جس سے انسان خدا کا پاک بندہ بن جاتا ہے اس پر ایک نمائندہ نے کہا یہ تو ... (آئیڈیالوجی) ہے - اس پر کسی نے عمل بھی ہو رہا ہے؟ حضور نے فرمایا آئیڈیالوجی اس لئے ضروری ہے کہ وہ پریکٹس (عمل) کی بُنیاد بنتی ہے - جب تک کسی مذہب کی بُنیادی آئیڈیالوجی نہ ہو اس پر عمل کرنا مشکل ہے اس وقت دنیا اسلام کو اس زاویہ سے دیکھتی ہے جو آج مختلف ملکوں میں نظر آرہا ہے۔ اس لئے لوگ سمجھتے ہیں اسلامی آئیڈیالوجی تو ہے لیکن اس پر عمل نہیں ہو رہا فرمایا اسلام کی ابتدائی تین صدیوں میں اسلامی تعلیم پر عمل ہوتا رہا ہے پھر کچھ تبدیلیاں آئیں لیکن اب آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی بھی اسلام پر عمل نہیں کر رہا - اسلامی تعلیم پر کم و بیش اب بھی عمل ہو رہا ہے جماعتِ احمدیہ کو ہی لیں وہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہے گو یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے جس کو کوئی دنیوی اقتدار بھی حاصل نہیں اور نہ اس میں اسے کوئی دلچسپی ہے یہ غریب اور بے کس جماعت اپنے قول و عمل سے اسلامی تعلیم پر عمل کر رہی ہے -

دنیا کی نجات اسلام سے ہی وابستہ ہے

حضور نے فرمایا یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے اور اسی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یورپین ممالک اپنے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں - ان کے مسائل کا حل اور ان کی نجات کا ذریعہ اسلام کے سوا اور کوئی نہیں وہ اسے جتنی جلدی قبول کر لیں گے اتنا ہی ان کے لئے بہتر ہے اب اس صورت میں دنیا کو مسائل کا سامنا ہو اور وہ انہیں حل کرنے کے قابل بھی نہ ہو تو اس پر میں فکر مند ہوں - میں انسانیت کی بھلائی چاہتا ہوں - انسانیت سے محبت اور پیار کرنا میری طبیعت کا ایک حصہ ہے جو خدا کا بہت بڑا عطیہ ہے مجھے اُمید ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ قبل اس کے کہ انسانیت عظیم تباہی سے دوچار ہو وہ اپنے پیدا کرنے والے رب کو پہچاننے لگے میرے اس دورے کا مقصد ہی یہ ہے کہ میں آپ کو بڑے پیارے اسلامی تعلیمات سے روشناس کراؤں ہمیں اس بات پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اور تسلیم کر لینا چاہیئے کہ دنیا اس وقت سنگین مسائل سے دوچار ہے اور ان کے حل کرنے میں ناکام ہو چکی ہے تاہم اگر ہم جدوجہد جاری رکھیں اور تبادلۂ خیال کے ذریعہ ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی کوشش کریں تو ایک نہ ایک دن ہم پیش آمدہ مسائل کو اسلام کی مدد سے حل کرنے کے قابل ہو جائیں گے - آپ نے فرمایا ہمیں یہ وعدہ دیا گیا ہے اور ہم اس پر پختہ یقین کے ساتھ قائم ہیں کہ اگلے ۱۱۵ سال کے اندر دنیا کی اکثریت مسلمان ہو جائے گی اور قبل اس کے کہ دنیا تباہ ہو وہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف رجوع کرے گی اور جب وہ اپنے خالق و مالک میں دلچسپی لینے لگیں گے۔ تو ان کا اگلا قدم قبولیت اسلام ہوگا۔ اور صداقت ان پر واضح ہو جائے گی اس کائنات کی بُنیاد توحید حقیقی پر قائم ہے اس کانفرنس کے دوران برادرم مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش نے ترجمانی کے فرائض انجام دئیے حضور نے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ ہیوبش صاحب اس کا ترجمہ جرمن میں اور جرمن کا ترجمہ انگریزی میں کرتے رہے۔

ہیمبرگ پریس اور ریڈیو

اسی روز شام چھ بجے ریڈیو ہیمبرگ سے حضور کی پریس کانفرنس اور انٹرویو کے بعض حصے نشر ہوئے اس لحاظ سے بھی یہ پریس کانفرنس خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیاب رہی۔ اگلے روز ہیمبرگ کے دو اخباروں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر کے ساتھ آپ کی شخصیت کی مختلف جھلکیاں پیش کرتے ہوئے لکھا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کسی کے خلاف دشمنی نہیں رکھتے۔ سب کے لئے محبت اور خیر خواہی چاہتے ہیں اور صلح اور محبت کے ساتھ ساری دنیا کو مسلمان بنانے کا عزم صمیم رکھتے ہیں اور دورہ یورپ کے ذریعہ لوگوں کو اسلامی تعلیم کی خوبیوں سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔

بیرون ہیمبرگ کے احباب سے اجتماعی ملاقات

اسی روز (۹ راگست ۱۹۷۸ء) دو بجے بعد دوپہر حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر احباب میں پونے دو گھنٹے تک رونق افروز رہ کر انہیں نہایت ہی زریں ارشادات سے نوازا۔ حضور کے ارشادات کا خلاصہ اپنے الفاظ میں احباب کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت چاہتا ہوں۔

خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر

حضور نے فرمایا دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے جو پیسے دیتا ہے ان کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اور ضیاع سے بچانا چاہیئے پیسے کو کسی کام میں لگا دینا اچھی بات ہے مثلاً مکان یا زمین خرید لی جائے تو یہ بڑی برکت والی چیز ہے - بہر حال اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ ایسا نہ ہو جب یہاں سے جائیں تو ہاتھ جھاڑ کر نکلیں ویسے تو اللہ تعالیٰ رزق دینے والا ہے اگر انسان دعاؤں کی عادت ڈال لے اور خدا تعالیٰ پر کامل توکل اور بھروسہ رکھے تو خدا تعالیٰ چھت پھاڑ کر اور بے حساب دیتا ہے مسلمانوں میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو گن کر خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور ایک وہ ہیں جو ہر وقت تسبیح و تحمید میں لگے رہتے ہیں یہ سمجھ کر کہ جب خدا تعالیٰ بغیر حساب کے دیتا ہے تو یہ ناشکری ہے کہ ہم گن کر اس کی تسبیح و تحمید کریں پس اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے رہنا چاہیئے خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے میں کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوتا اور نہ وقت خرچ ہوتا ہے کام کرتے وقت بھی ذکرِ الٰہی کرتے رہنے سے کام میں حُسن و برکت پیدا ہو جاتی ہے

مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ

جہاں تک کام میں انفرادی برکت کا تعلق ہے جرمن قوم کی مثال ہمارے سامنے ہے فرمایا یہ قوم جس میں تم بستے ہو اور آج میں بھی تمہارے سامنے بیٹھا ہوا ہوں انہوں نے جنگ میں بُری طرح شکست کھائی ان کی انڈسٹری تباہ ہو گئی شہر ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ لیکن اس باہمت قوم نے چند سالوں میں نہایت شاندار طریقے پر تعمیر نو کا کارنامہ سرانجام دے کر دنیا کو حیرت میں ڈال دیا اور یہ عہد پورا کر دکھایا کہ ہم نے شکست کھائی ہے مار نہیں کھائی ہے۔ ہم گردنیں جھکا کر نہیں بیٹھیں گے دوبارہ قوم کو کھڑا کر دیں گے چنانچہ انہوں نے رات دن کام کر کے دوبارہ قوم کو پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ جنگ میں زیادہ تر ان کا نوجوان طبقہ کام آیا جنگ کے بعد جب کام بڑھ گیا۔ تو انہوں نے غیر اقوام کے نوجوانوں اور محنت کشوں سے بھی کام لیا۔ لیکن سنہ ۴۵ء سے سنہ ۵۰ء تک جو بچے پیدا ہوئے اب وہ جوان ہو گئے انہوں نے کام سنبھال لئے اور بیرونی ملکوں کی Labour کی ان کو چنداں ضرورت نہ رہی اس لئے جب یہاں سے آپ کو جرمن کہیں کہ تم نے ہماری بڑی خدمت کر لی ہے اب جا کر اپنے ملک کی خدمت کرو تو اس وقت آپ کے پاس اپنے ملک کی خدمت کرنے کے لئے سرمایہ ہونا چاہیئے تاہم جب بھی اس ملک کو چھوڑنے کا سوال پیدا ہو تو آپ کو اس یقین پر قائم ہونا چاہیئے کہ رزق اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور اس میں برکت بھی وہی ڈالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی زمین بڑی وسیع ہے یہ جگہ نہیں تو اللہ تعالیٰ کسی اور جگہ آپ کے لئے رزق کے سامان کر دیگا۔ بشرطیکہ آپ حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرنے اور مشکلات کا خندہ پیشانی سے سامنا کرنے کی ہمت رکھتے ہوں فرمایا میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت دے اور آپ کے کام میں برکت ڈالے اور آپ جہاں بھی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو حفظ و امان میں رکھے اور کامیابیوں سے نوازے

ہر احمدی مجسم اسلام بن جائے

حضرت صاحب نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ اسلام کو دوبارہ زندہ کیا جائے اس لئے ہماری زندگیوں میں اسلام عملاً نظر آنا چاہیئے ورنہ تو ہمیں احمدی کہلانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ فرمایا میں نے مشکلات اور ابتلاء کے کئی دور دیکھے ہیں - میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی بحرانوں سے گزرا ہوں - میں نے خدا تعالیٰ کے بڑے نشان دیکھے ہیں آپ نے بعض نوجوانوں کی غیر معمولی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی ہے کہ وقت آنے پر وہ بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کرتے وہ خود زمانے کے ہاتھوں دُکھ اُٹھاتے ہیں لیکن کیا مجال کہ وہ کسی کو دُکھ دیں یا ظلم کریں اس لئے کہ احمدی کسی کو دکھ دینے اور بدلہ لینے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوا وہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ تم ہمیشہ مسکراتے رہا کرو دکھ اور تکلیف اُٹھاؤ مگر دل میں ملال نہ رکھو بلکہ تمہیں خوش ہونا چاہیئے اور خوشی سے اچھلنا چاہیئے کہ اسلام کے غلبہ کا زمانہ آگیا ہے۔ اسلام کے غلبہ کا زمانہ ہو اور ہم زمانے کی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں پر منہ بسورنے لگ جائیں یہ تو ٹھیک نہیں جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ جماعت پر جب بھی مشکلات اور ابتلا اور امتحان کا وقت آیا اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو ہر ابتلاء پر پورا اترنے کی توفیق بخشی اور جماعت کی معجزانہ طور پر حفاظت فرمائی پس جہاں ہماری زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل نظر آتے ہیں وہاں ہم پر ذمہ داریاں بھی بڑی ہیں یہ صحیح ہے کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا کام ہماری طاقت سے بالا ہے لیکن خدا تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ تم اس کے ذمہ دار ہو بلکہ وہ تو یہ

فرمایا ہے کہ جتنا کام تم کر سکتے ہو اتنا کر دو باقی میں خود کروں گا اس لئے ہمیں چاہیئے کہ جتنا کام ہم کر سکتے ہیں اور جتنی قربانیاں ہم کر سکتے ہیں ان میں ہم کبھی دریغ نہ کریں۔

حضور کے اس روح پرور خطاب کے بعد احباب نے اپنے پیارے آقا کی ملاقات اور معانقہ سے مشرف ہونے کی سعادت حاصل کی۔

شام کی سیر

شام کے وقت حضور ایدہ اللہ ایک قریبی پارک میں سیر کے لئے تشریف لے گئے قافلے کے اراکین کے علاوہ مکرم امام منصور احمد خان صاحب، امام لئیق احمد صاحب منیر اور برادرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کو بھی حضور کے ہمراہ شریک سفر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اسی پارک میں [illegible] میں حضور نے احباب سمیت رات کا کھانا تناول فرمایا۔

انفرادی ملاقاتیں

۱۰ اگست ہمبرگ اور اس کے مضافات میں کام کرنے والے احباب جماعت کو اس روز حضور نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت بخشی۔ انفرادی ملاقاتوں کا یہ سلسلہ گھنٹے سے بھی زیادہ دیر تک جاری رہا گیارہ بجے سے دو بجے بعد دوپہر تک پھر جرمن احباب سے ملاقات کے بعد بھی ایک گھنٹے تک انفرادی ملاقاتیں ہوتی رہیں مستورات بھی خاصی تعداد میں تشریف لائیں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان سے ملاقات فرمائی ملاقاتوں کی وجہ سے مشن ہاؤس میں بڑی گہما گہمی اور رونق رہی احباب اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کی ملاقات کی سعادت حاصل کرتے اور حضور کے ارشادات اور زریں ملفوظات سے مستفیض ہونے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے رہے حضور نے بکمال شفقت ہر ایک کو ملاقات سے سرشار فرمایا اور پھر اجتماعی ملاقات کے دوران جو ارشادات فرمائے ان کا ذکر آگے چل کر کرتا ہوں پہلے میں جرمن احباب سے ملاقات کی روداد عرض کرتا ہوں۔

جرمن احباب سے ملاقات

دوستوں سے انفرادی ملاقات کے بعد حضور نے جرمن اور غانین احباب سے اجتماعی ملاقات فرمائی۔ اس موقع پر برادرم ہدایت اللہ ہیوبش، سٹائن ہاؤزر، لطف خالد صاحب، غانین دوست مالک، سلیمان اور کلیم بھی موجود تھے۔ آسٹریا کی رہنے والی ایک معمر خاتون جو ہمبرگ میں ایک ہوٹل کی مالکہ ہیں اور اسلامی تعلیم میں دلچسپی لیتی ہیں ہمارے ایک احمدی نوجوان کے ساتھ جو ان کے ہوٹل میں کام کرتے ہیں تشریف لائی ہوئی تھیں۔

مصائب و ابتلاء میں مسکرانا ہمارا شعار ہے

حضور نے اس موقع پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا حضرت بانی جماعت احمدیہ اکیلے تھے اور دنیا آپ کی مخالفت پر کمربستہ تھی لیکن مخالفت کی آندھیوں اور ابتلاء کے اندھیروں میں سے گذرتے ہوئے جماعت احمدیہ روز بروز ترقی کرتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں پھیلتی چلی گئی اس لئے جب کبھی جماعت احمدیہ پر آزمائش کی گھڑی آتی ہے میں تو جماعت احمدیہ کو یہی نصیحت کیا کرتا ہوں کہ مسکراتے رہو کیونکہ ہمارا سہارا خدا ہے۔ قادر و توانا کی ذات، ہے اس لئے ہم کیوں نہ خوش ہوں۔ اور دوسرے جماعت کو میری یہ ہدایت ہوتی ہے کہ انتقام تو درکنار کسی کے متعلق برا خیال بھی دل میں نہیں لانا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ ہمیں مٹانا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہزاروں دلوں کو ہماری طرف پھیر دیتا ہے اور وہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

جماعت اچھے ذہن کو ضائع نہیں ہونے دیتی

تعلیمی لحاظ سے جماعت کو دوسروں پر جو تفوق حاصل ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ میں پڑھے لکھے افراد کی بھاری اکثریت ہے اور جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے انہیں نور فراست عطا کیا ہے ہم جماعت کے ذہین بچوں کو ضائع نہیں ہونے دیتے جماعت ان کا خیال رکھتی ہے اور ان کا تعلیمی کیریئر مکمل ہونے تک مدد کرتی ہے اس پر آسٹریا کی خاتون کہنے لگیں کیا آپ غیر از جماعت طلباء کی بھی مدد کرتے ہیں؟ حضور نے فرمایا پہلے جب ہمارے کالج اور سکول نیشنلائز نہیں ہوئے تھے اس وقت تک ہم سے جہاں تک بھی ہو سکتا تھا ہم ان کی مدد کرتے تھے بعض کو وظیفہ بھی دیتے رہتے تھے ان میں سے کئی ایک تو بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو چکے ہیں اور انسان چونکہ فطرتاً شریف ہے وہ اس کا ہمیشہ پاس خاطر رکھتے ہیں۔

اسلامی تعلیم ہر شعبہ زندگی میں بہترین راہنما ہے

اسی خاتون نے حضور سے پوچھا کہ ملٹری اور سیاسی حکومتوں میں سے آپ کس حکومت کو پسند کرتے ہیں؟ حضور نے فرمایا میں تو ایک مذہبی آدمی ہوں دنیوی سیاست سے میرا کوئی تعلق نہیں البتہ اتنا ضرور کہتا ہوں کہ میرے نزدیک وہی حکومت بہتر ہوتی ہے جو اسلامی تعلیم کے مطابق حکومت چلاتی ہے اگر کسی ملک کے حکمران اسلامی تعلیم کے رہنما اصول کی پیروی کریں تو قوم کی اقتصادی اور معاشرتی زندگی غیر معمولی طور پر اچھی ہو سکتی ہے آپ نے فرمایا اس تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں ہر وہ چیز پیدا کر دی ہے جو انسانی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے اس لئے حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر ایک آدمی کو وہ چیز دے جو اس کا حق ہے تاکہ وہ اپنی خداداد طاقتوں کی کامل نشوونما کر سکے دنیا کا کوئی مذہب یا نظریہ ایسا نہیں ہے جو ایسی تعلیم دیتا ہو یہ صرف اسلام کو خصوصیت حاصل ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر ایک کی شخصیت اور انفرادیت ترقی کرے اور اس کی صلاحیتوں کی پوری نشوونما ہو۔ یورپ میں اول تو لوگ اپنے حقوق جانتے ہی نہیں اور اگر حقوق لینے کی کوشش بھی کرتے ہیں تو وہ اندھیرے میں پاؤں مارنے کے مترادف ہے۔ یہ صرف اسلام ہے جو انسانی ضرورتوں اور اس کے حقوق کی پوری تعیین کرتا ہے اسی لئے میں ان سے کہتا ہوں کہ صرف اسلام تمہارے مسائل کا حل پیش کرتا ہے فرمایا وہ وقت دور نہیں جب دنیا اسلام کو قبول کرنے پر مجبور ہو جائے گی ان کے قبول اسلام میں سب سے بڑی روک وہ گندی زندگی ہے جس میں وہ پھنسے ہوئے ہیں حضور نے فرمایا عادتوں کو چھوڑنا مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔

اسلام میں دوسری شادی کرنا ہر ایک کیلئے ضروری نہیں

یہی خاتون کہنے لگیں کیا تعدد ازدواج کی اسلامی تعلیم عورت کی فطرت کے خلاف نہیں؟ حضور نے فرمایا اسلام میں ہر ایک آدمی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ دوسری شادی کرے لیکن بعض خاندانوں میں ضروری ہو جاتا ہے دوسری شادی کرنا مثلاً پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی یا وہ مستقل بیمار رہتی ہے ان حالات میں اسلام کہتا ہے کہ اگر کسی کو دوسری شادی کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو پہلی بیوی کی مرضی ہے چاہے تو وہ خاوند کے ساتھ رہے اور چاہے تو اس سے طلاق لے لے اسلام نے دوسری شادی کی اجازت تو دی ہے لیکن اس کے ساتھ بڑی بھاری شرائط عائد کی ہیں۔

ضمناً فیملی پلاننگ کا بھی ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا اسلام مکمل دستور حیات ہے اس نے اس مسئلہ کو بھی تشنہ نہیں رہنے دیا اور ایک ایسی پر حکمت تعلیم دی ہے جس کی طرف آہستہ آہستہ دنیا آ رہی ہے مثلاً ایک امریکی رسالے میں ایک عورت کا خط چھپا ہے جس میں اس نے امریکن خواتین کو یہ مشورہ دیا ہے کہ ماں اور بچے کی حفاظت اور صحت کے لئے ضروری ہے کہ ماں بچے کو دو سال تک دودھ پلائے قرآن کریم نے آج سے چودہ سو سال پہلے

حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ

کہہ کر یہ تعلیم دی تھی اس پر عمل کیا جائے تو انشاء اللہ دو سال سے پہلے زائد بچے پیدا نہیں ہوتے۔ دراصل اسلام ایک ایسا ماحول پیدا کرنا چاہتا ہے جس میں میاں بیوی کی صحت مند ہوں اور ان کے بچے بھی۔

سوال و جواب کا یہ نہایت ہی دلچسپ اور ایمان افروز سلسلہ ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔ زیر تبلیغ خاتون نے بڑا اچھا اثر لیا۔

ہمبرگ کے احباب جماعت سے اجتماعی ملاقات

جرمن احباب سے اجتماعی ملاقات کے بعد حضور نے بعض دوستوں کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا ازاں بعد مسجد فضل عمر میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر احباب میں تشریف فرما کر ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ دیر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور آپ کے مقام و مرتبہ کے متعلق بڑے دلنشین انداز میں تشریح فرمائی اور احباب کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو پڑھتے رہا کریں تاکہ حضور علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور آپ کا مقام مدنظر رہے۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام

حضور نے سلسلہ کلام کا آغاز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے کیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں لوگ اسلام سے استثنیٰ نا بلد ہو جائیں گے اور اسلام میں اتنی بدعات شامل ہو جائیں گی کہ جب مہدی معہود اسلام کو بدعات

سے پاک کرے گا اور خالص اسلام کا چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرے گا تو لوگ کہیں گے کہ اس نے تو نیا دین بنا لیا ہے۔ پس بدعات سے پاک اور صحیح اسلام صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سیکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے میں احباب جماعت کو اس دور میں تلقین کرتا چلا آیا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا کثرت سے مطالعہ کرتے رہیں۔ اور اہم مسائل کو کبھی نظر انداز ہونے نہ دیں۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت کئی قسم کی بدعات پیدا ہو گئی تھیں مثلاً شرک تھی خدا کو چھوڑ کر لوگ اپنی دولت پر علم پر اور طاقت پر بھروسہ کرنے لگے ہیں قبروں پر سجدہ کرنا تو ایک عام بات تھی اور بعض باتیں جو قرآنی بیان لانی مشکل ہیں وہ خدا سے منسوب دنیوم کی طرف منسوب ہونے لگیں پس یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے آپ نے اسلام کی حقیقت اور اس کی حقانیت پر بھی لکھا۔ اور اسلام کی صداقت کے زبردست دلائل دیئے کہ کوئی غیر مسلم بھی ان کا جواب نہیں دے سکتا اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر بھی بڑی شرح و بسط سے لکھا اور جماعت احمدیہ کو توحید حقیقی کے مقام پر کھڑا کیا اور یہ حقیقت بتائی کہ توحید باری تعالیٰ اس کائنات کی بنیاد ہے۔ خدا پیدا نہ کرتا تو اس کائنات میں کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ہر وجود خدا تعالیٰ کے سہارے سے قائم ہے اگر ایک لحظہ کے لئے بھی یہ سہارا ٹوٹ جائے تو اس پر فنا آ جائے، اور یہ دنیا زیر و زبر ہو جاے۔

حضور نے فرمایا بعض لوگ مثلاً بعض یہودیوں کا یہ خیال غلط ہے کہ خدا ان سے ذاتی تعلق کیوں رکھے وہ کہتے ہیں خدا نے انسان کو پیدا کیا اور پھر آرام سے الگ ہو گیا کہ یہی اس کی شان ہے اب انسان جو مرضی کرتا رہے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں فرمایا اسلام زندہ مذہب ہے وہ زندہ خدا کو پیش کرتا ہے خدا کسی چیز کو پیدا کر کے اس سے لاتعلق نہیں ہو جاتا۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے درخت کے ہر پتے کا گرنا اور اس کی جگہ نئے پتے نکلنا خدا کے علم اور حکم کے بغیر نہیں ہو سکتا تو پھر انسان اشرف المخلوقات کے ساتھ تو اس کا بدرجہ اولیٰ تعلق ہونا چاہیئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا مسیح پاک علیہ السلام نے دعویٰ کیا ہے کہ آپ دنیا میں اسلام کو بدعات سے پاک

کر گئے اس کے حسن و احسان کو اجاگر کرنے اور حق و حکمت پر مشتمل اس تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے [illegible] اور غالب کرنے کے لئے آئے ہیں آپ کی بعثت ہمارے لئے الٰہی فضلوں اور رحمتوں کا موجب ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب روحانی خزائن ہیں جن میں قیامت تک کی ضرورتوں کی تفصیل یا اجمال [illegible] [illegible] نور [illegible] اور ہماری عقلوں کو [illegible] [illegible] احباب [illegible] روحانی خزائن [illegible] دعا کریں [illegible] [illegible] [illegible] علیہ السلام [illegible] وحی و الہام [illegible] کہ آپ اُمت [illegible] امام آخر الزمان ہیں [illegible] اللہ تعالیٰ نے آپ کو آخری ہزار سال کی ہدایت اور اصلاح کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور خلیفہ بنایا ہے اس کے بعد دنیا کا خاتمہ ہے اور بالوضاحت فرمایا ہے کہ ہر زمانہ میں لاکھوں بزرگ مجدد دین ہوتے رہے وہ اب بھی ہو سکتے ہیں لیکن وہ سلسلہ جو نیرہ مجدد دین یا خلفاء کا آ کر ختم ہو جاتا ہے اس سلسلہ کی آپ آخری کڑی ہیں۔ اس سلسلہ میں اب کوئی مجدد نہیں آ سکتا پس جہاں تک آ سکنے کا سوال ہے وہ تو امیت سلسلہ میں وہی آ سکتا ہے جس کے متعلق حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی تھی اور ہمارے علم میں صرف ایک بشارت دی گئی ہے اور وہ آ گیا ہے مبارک ہیں وہ لوگ جو مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے اور آپ کی بعثت کی اصل غرض کو پورا کرنے کے لئے کہ اسلام دنیا پر غالب آ جائے اسلامی تعلیم کا عمدہ نمونہ پیش کرتے ہوئے خدا کی راہ میں مالی و جانی قربانی دے کر قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی یہ نہایت ہی بابرکت اور علم و عرفان میں ڈوبی ہوئی مجلس قریباً [illegible] تک جاری رہی اور احباب کیلئے ازدیاد ایمان اور علم میں بیش بہا اضافہ کا موجب بنی اس کے بعد حضور نے باری باری احباب سے مصافحہ فرمائے اس روز دن بھر بارش ہوتی رہی احباب بارش میں ہمبرگ کے کونے کونے سے حضور کی ملاقات اور آپ کے شیریں کلمات سے مستفید ہونے کے لئے چلے آئے۔

رات ساڑھے نو بجے حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر احباب کے ساتھ مستورات کا کھانا تناول فرمایا اور چونکہ صبح فرینکفورٹ کو روانگی تھی اور احباب کے لئے علی الصبح دوبارہ مشن ہاؤس میں جمع ہونا تکلیف کا موجب تھا اس لئے حضور نے ازراہ شفقت ایک بار پھر سب کو شرف مصافحہ بخشا اور دلی دعائیں دیں دوست اپنے شفیق آقا کی

ملاقات سے شادکام اور دلوں میں ایمانی کی نئی حرارت اور تازگی اور خدمت اسلام کے نئے ولولے لے کر ساڑھے گیارہ بجے خوشی خوشی اپنے گھروں کو لوٹے۔ صبح انشاء اللہ فرینکفورٹ روانگی ہے احباب جماعت دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے ہر قدم پر روح القدس سے تائید و نصرت فرمائے۔ اور حضور کے اس دورے کے نہایت ہی خوشکن نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

اخبار قادیان

○— محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ایڈیٹر ہفت روزہ بدر آہستہ آہستہ رو بصحت ہو رہے ہیں احباب محترم موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

○— مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب بنگالی درویش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان تا حال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں موصوف کو پیٹ میں کوئی تکلیف ہے جس کی وجہ سے خونی پیچش ہو رہی ہے دو بوتل خون کی دی جا چکی ہے حالت پہلے سے قدرے بہتر ہے کامل صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں

○— قادیان میں مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب نائب ناظر اعلیٰ چند یوم سے بوجہ دمہ اور مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش بوجہ سینہ میں درد بیمار ہیں ہر دو کی کامل صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

○— مورخہ ۱۱ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں امانت گروپ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید بشارت احمد صاحب نے تقریر کی اس کے بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر زعیم امانت گروپ نے ربوہ میں مرکزی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کی مختصر روداد الفضل سے پڑھ کر سنائی۔

قادیان میں ایک تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۳ کو مکرم مولوی محمد صادق صاحب عارف درویش کی بیٹی عزیزہ وحیدہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس سے قبل ان کا نکاح مکرم حافظ اسلام الدین صاحب آف پونچھ خادم مسجد مبارک کے ساتھ ہو چکا تھا چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تلاوت و نظم کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد برات مکرم مولوی محمد صادق صاحب عارف کے مکان پر گئی یہاں پر بھی تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے جانبین کے لئے باعث برکت بنائے آمین

(ایڈیٹر بدر)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ سیدہ رشیدہ خاتون صاحبہ آف سورو کافی دنوں سے بیمار چلی آ رہی ہیں پیٹ میں زخم ہونے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے اپریشن کروانے کا مشورہ دیا ہے موصوفہ کی حالت تشویشناک ہے احباب جماعت سے موصوفہ کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار سید صباح الدین قادیان

۲۔ مکرم محمد اقبال صاحب ابن احمد الدین صاحب چارکوٹ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا جماعتہائے احمدیہ کیرالہ کا کامیاب دورہ

تبلیغی و تربیتی جلسے ✱ اخباروں میں وسیع پیمانے پر تذکرہ!

(قسط دوم)

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس و [illegible]

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ محترمہ بیگم صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم صاحبہ کو کیرہ پر مشتمل یہ مبارک قافلہ جماعت احمدیہ کرونا گپلی، کوئیلون اور الیپی کے کامیاب دورے کے بعد مورخہ ۱۹ر اکتوبر صبح کے وقت بذریعہ کار ایرنا کولم کے لئے روانہ ہوا۔ اس قافلے میں خاکسار کے علاوہ مکرم اے کیو مسلم صاحب اور مکرم مولوی صدیق اشرف علی صاحب فاضل بھی شریک سفر تھے۔ ساڑھے تین گھنٹے کے بعد ہم ایرنا کولم پہنچے۔ جہاں مقامی احباب کے علاوہ جماعت احمدیہ آنرا پورم سے بھی احباب جماعت مع مستورات آپکے استقبال و ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ملاقات کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع افرادِ قافلہ بذریعہ موٹر بوٹ یہاں کے قدرتی مناظر سے تھوڑی دیر لطف اندوز ہوتے رہے۔ رات کے ۱۰ بجے ایرنا کولم سے ہم سب عازم پینگاڈی ہوئے دوسرے دن یعنی ۲۰ر تاریخ کو صبح سات بجے پینگاڈی پہنچے۔ راستے میں کینانور اسٹیشن پر احباب جماعت ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

پینگاڈی ریلوے اسٹیشن پر اس مبارک قافلہ کے استقبال کے لئے احمدی احباب اور مستورات تشریف لائے ہوئے تھے۔ نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے استقبال کیا گیا۔ مصافحہ و معانقہ کے بعد قیام گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

اسی دن محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک روح پرور اور مؤثر خطبہ ارشاد فرمایا جس کا ترجمہ مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے سنایا۔

شام کے چار بجے محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اعزاز میں مقامی لجنہ کی طرف سے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں محترمہ بیگم صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد خاکسار نے پردہ کی رعایت سے اس کا مکمل ترجمہ سنایا۔

اسی روز بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک تربیتی تقریر فرمائی جس میں مستقبل قریب میں اسلام کو حاصل ہونیوالے عالمگیر غلبہ کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی عظیم ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ اس تقریر کا ترجمہ خاکسار نے ساتھ کے ساتھ سنایا۔

دوسرے دن صبح بعض احباب کی خواہش پر آپ اُن کے گھروں میں تشریف لے گئے اور دعائیں کیں۔

شام کے چار بجے احمدیہ مسجد کے سامنے احباب جماعت نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ایک گروپ فوٹو لیا۔ بعد نماز مغرب و عشاء مسجد کے سامنے ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے بارہ میں سارے علاقہ میں بڑے بڑے وال پوسٹر چسپاں کئے گئے تھے اور اشتہارات کے علاوہ جیپ کار میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ خوب منادی کی گئی۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی آمد کی خوشی میں مسجد احمدیہ سے ملحقہ احمدیہ روڈ بہت خوبصورتی سے جھنڈیوں اور لائٹوں سے سجائی گئی تھی۔ جلسہ شروع ہونے سے قبل ہی سینکڑوں غیر احمدی و غیر مسلم سامعین سے جلسہ گاہ بھر گئی تھی۔

محترم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت مکرم حکیم نصیر الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے یہ جلسہ شروع ہوا۔ مکرم ماسٹر کنجی احمد صاحب، مکرم بشیر الدین صاحب اور مکرم نصیر الدین صاحب نے علی الترتیب عربی، اردو اور ملیالم میں نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد مکرم زین الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ پینگاڈی نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں انگریزی اور ملایالم میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے بعض روح پرور واقعات بہت ہی ایمان افروز انداز میں سنائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ نمونہ پر عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ کی تقریر کا ترجمہ مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب نے سنایا۔

اس موقعہ پر خدا تعالیٰ نے عجیب کرم فرمائی اور خاص تائید و نصرت کا جلوہ دیکھنے میں آیا۔ اس روز سہ پہر ہی سے مطلع ابر آلود تھا اور مغرب تک بوندا باندی ہوتی رہی مگر جونہی ہمارا جلسہ شروع ہوا بارش بند ہو گئی اور جلسہ کا پورا پروگرام نہایت خوشگوار موسم میں انجام پایا۔ اور جونہی محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا، تیز بارش شروع ہو گئی گویا کہ خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دے رکھا تھا کہ جب تک یہ جلسہ ختم نہ ہو بارش کو روکے رکھیں۔ یہ نظارہ احباب جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنا الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جماعت احمدیہ پینگاڈی کے کامیاب پروگراموں کے بعد مورخہ ۲۲ر اکتوبر کی صبح پینگاڈی سے کوڈالی کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ کو اور اہلِ قافلہ کو الوداع کہنے کے لئے کثیر تعداد میں احباب جماعت و مستورات تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ جملہ احباب نے نہایت پُرخلوص پیار و محبت اور حزین دلوں کے ساتھ اپنے اِن پیارے وجودوں کو رخصت کیا۔

کوڈالی یہ قافلہ مع چند احباب کے بذریعہ کار کینانور کے راستے سے کوڈالی کے لئے روانہ ہوا۔ جوں ہی ہماری کاریں مسجد احمدیہ کوڈالی کے سامنے پہنچیں۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ نعرہ ہائے تکبیر و دیگر اسلامی نعروں سے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا گیا۔ احباب جماعت سے تعارف و مصافحہ کے بعد مسجد احمدیہ تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر آرام فرمانے کے بعد مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت مسجد کے اندر ہی ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد صاحب صدر نے مختصر تقریر فرمائی بعدہ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صدر جماعت نے استقبالیہ تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے مختصر تقریر کی۔ آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے مختلف تربیتی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف دلنشین پیرایہ میں توجہ دلائی۔ جس کا ترجمہ خاکسار نے سنایا۔ دعا کے بعد یہ تربیتی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد نماز ظہر و عصر جماعت میں پیدا شدہ بعض مسائل پر بہت دیر تک تحقیقات فرماتے رہے۔

کینانور سہ پہر چار بجے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب قافلہ کے ساتھ یہاں سے دس میل دور کینانور تشریف لے گئے۔ یہاں بھی احباب جماعت نے پُرجوش استقبال کیا۔

رات کے آٹھ بجے مسجد احمدیہ کے سامنے مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ عزیز محمد اکرم کی نظم کے بعد مکرم امین عبد الرحیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن نے حضرت صاحبزادہ صاحب کا تعارف کرایا اس کے بعد صاحب صدر نے ابناء الفارس کے سلسلہ میں مختلف حدیثوں کی روشنی میں تشریح فرمائی۔ بعدہ مکرم محمود احمد صاحب نے محترم امین حامد صاحب صدر جماعت کی طرف سے اردو میں ایک استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر فرماتے ہوئے عالمی سطح پر جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی و اصلاحی سرگرمیوں کو تفصیل سے بیان فرمایا۔ آپ کی یہ تقریر بہت توجہ اور دلچسپی سے سنی گئی خاکسار نے اس کا ترجمہ سنایا۔ اس جلسہ میں غیر معمولی طور پر غیر احمدی احباب کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ دعا کے بعد یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے روز محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع افراد قافلہ اور مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کے ہمراہ مرکز کے لئے روانہ ہوئے اور خاکسار مدراس میں نئی تعمیر شدہ مسجد و دار التبلیغ کی تقریب افتتاح و جلسے کے انتظامات کے سلسلہ میں مورخہ ۲۳ر اکتوبر کو مدراس کے لئے روانہ ہوا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس دورے کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ اور اسلام و احمدیت کے موعود غلبہ کے دن قریب سے قریب تر آئیں اور اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں یہ مبارک دن نصیب کرے آمین اور اس سلسلہ میں جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں پورا کرنے کی ہمیں توفیق بخشے۔

حضرت والدہ ماجدہ کی یاد میں

نوٹ: — محترم چوہدری عبدالرشید صاحب نے اپنی والدہ ماجدہ کے مختصر حالات بغرض دعا ارسال کئے ہیں۔ چوہدری صاحب کے نانا حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے بلکہ حضرت اقدس کی حضرت ام المومنینؓ سے بہت پہلے کے ملاقاتیوں میں سے تھے۔ اور حضور نے ایک موقعہ پر اُن کے ایک بچے کی وفات پر دُعا فرمائی تھی۔ جس کے نتیجہ میں آپ کی اولاد اور اولاد در اولاد کو اپنے افضال سے نوازا اور خدمت سلسلہ کی بھی توفیق مرحمت فرمائی۔ چوہدری صاحب کے والد حضرت چوہدری محمد حسین صاحب جھنگ اور ملتان وغیرہ متعدد مقامات پر امیر جماعت رہے۔ اور آخر میں چند سال لندن میں بھی اپنے نامور فرزند جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے پاس قیام کیا۔

اس عرصہ میں آپ کے مسجد لندن میں خطبات وغیرہ کے ذریعہ جماعت کو تربیت کے رنگ میں فائدہ پہنچا۔ ڈاکٹر صاحب گذشتہ سال دہلی کے ایک سیمینار میں شمولیت کے بعد قادیان تشریف لائے اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے ذکر کیا کہ والدہ صاحبہ قادیان کی زیارت کی خواہش رکھتی ہیں۔ لیکن بہت ضعیف ہیں۔ جلسہ سالانہ پر اُن کو ساتھ لاؤں گا۔ موسم گرما میں تکلیف ہوگی۔ اور محترم صاحبزادہ صاحب سے ان سے کہا کہ گول کمرہ قیام کے لئے مخصوص رہے گا۔ لیکن اس سے پہلے ہی پیغام اجل آ گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

خاکسار۔ ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد قادیان۔

(۱) — ۔۔ اکتوبر ہم سب بھائی بہنوں کے لئے ایک ناقابل فراموش دن ہے۔ اس دن گذشتہ سال ہماری پیاری والدہ ماجدہ ہم سے رخصت ہوئیں تھیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(۲) — آپ کی ساری زندگی محبت الٰہی، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی احسن طریق پر ادائیگی میں گذری تھی۔ آپ قرآن مجید بڑے شوق و ذوق سے پڑھتی تھیں۔ ملازمت کے سلسلہ میں ملتان جھنگ وغیرہ والد صاحب کا قیام ہوتا رہا۔ والدہ ماجدہ نے بیشمار بچوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھایا۔ آپ کا قرآن مجید سکھلانے کا طریق بھی بڑا آسان ہوتا تھا۔ نہایت ہی پیار سے غلطیاں درست فرماتیں آپ کے اچھے سلوک سے بچے خود بخود آپ کے پاس پڑھنے آتے۔

(۳) — آپ کے والد ماجد حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ اپنے بچوں کو قادیان قرآن مجید کے درس اور دیگر دینی علوم کے لئے بھیجنا شروع کیا جس کے نتیجہ میں سب بچے قرآن مجید کے عالم بن گئے اور اُن کے بڑے بھائی حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم سابق مبلغ مغربی افریقہ کو خوب جماعت کی خدمت کا موقعہ ملا۔ میری والدہ صاحبہ کے چھوٹے بھائی مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو بھی خوب دین کی خدمت کا موقعہ ملا۔ خدا تعالیٰ اُن کی قربانیوں کو قبول فرمائے آمین ثم آمین۔ والدہ ماجدہ نے بہت ہی چھوٹی عمر میں حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ خلیفہ اوّل کا درس القرآن سُنا تھا۔ جن کا آپ پر بڑا اثر تھا۔

(۴) — والدہ محترمہ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل ایک خواب میں آپکی والدہ ماجدہ محترمہ حلیم بی بی صاحبہ آپ کو کہا کہ "اب تم ہمارے پاس آجاؤ" تو والدہ صاحبہ نے جواب دیا کہ "ابھی میں نہیں آتی دسمبر میں آؤں گی" یعنی ان کا مطلب تھا کہ "دسمبر کے بعد آؤں گی" سو ہر سال جب بھی دسمبر کا مہینہ آتا تو ہمیں ان کا بہت فکر لگا رہتا تھا آپ ہنس دیتی کہ آپ لوگ ایسے ہی فکر کرتے ہیں خوشی خوشی رہا کریں۔ ایک موقعہ پر فرمایا کہ "آپ سب نے جماعت کی اور خلیفہ وقت کی خدمت کرنا ہے میری بہت خدمت کرلی ہے۔" آنکھوں کے سامنے وہ مسکراتا ہوا چہرہ نظر آکر اس عظیم ہستی کی یاد میں ہم کھو جاتے ہیں اور اُن کے لئے دعا نکلتی ہے۔ ربنا اغفرلی ولوالدیّ وللمومنین یوم یقوم الحساب۔ آمین۔

(۵) — ۷ر اپریل ۱۹۶۹ء کو ہمارے والد محترم حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کی وفات ہوئی تھی۔ ان کی وفات کے بعد حضرت والدہ ماجدہ نے ہم سب بھائی بہنوں کے لئے دُعا وغیرہ کرنے کا کام خود سنبھال لیا تھا۔ آپ ہر رات نماز تہجد کے لئے اُٹھتی تھیں اور کئی کئی گھنٹے نماز میں لگی رہتی تھیں۔ ہر ماہ تقریباً دو یا تین مرتبہ قرآن مجید ختم کرتی تھیں۔ السر کی تکلیف اور جگر کی خرابی کی وجہ سے رمضان شریف کے روزے رکھنے سے معذوری کے باعث ہمیشہ فدیہ کی رقم قادیان ارسال کیا کرتی تھیں۔

(۶) — پیارے ابا جان کی طرح آپ بھی نہایت صابرہ و شاکرہ تھیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر سَدا راضی رہتی تھیں اپنی ساری زندگی بچوں کی پرورش اور ان کو نصائح کرنے میں گذار دی تھی۔ آپ بہت نیک دُعاگو اور مستجاب الدعوات اور صاحب رؤیا وکشوف بزرگ خاتون تھیں۔ جماعت کے کاموں میں اپنے شوہر کی طرح آگے آگے ہوتی تھیں اور ہمیں بھی تلقین کرتی تھیں۔

(۷) — آپ ہنس مُکھ۔ سادہ مزاج کی مالکہ تھیں۔ تکبر نام کو نہ تھا۔ غریبوں کی مدد کرتیں چہرہ پُر نور اور معصومانہ تھا۔ خدا تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور بخشش کی چادر میں ڈھانپ لے آمین۔ جب بھی کسی کو نصیحت کیا کرتی تھیں تو عموماً مندرجہ ذیل دونوں حدیثوں پر عمل کرتی اور سُناتی تھیں (۱) خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ یعنی تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو قرآن مجید سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ (۲) — اکرموا اولادکم واحسنوا الیھم یعنی اپنی اولاد کی عزت کرو اور اچھے رنگ میں اُن کی تربیت کرو۔

(۸) — آپ کو اچھی نظمیں شیریں آواز سے پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل نظمیں اکثر پڑھا کرتی تھیں۔

(۱) غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زورِ دُعا دیکھو تو

(۲) اہل وقار ہوویں فخرِ دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اِک سے ہزار ہوویں

(۳) وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

(۴) دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

(۵) اک دن ایک پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

پھر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی یہ نظمیں بڑی پسند تھیں۔
(۱) ایک پکار۔ (۲) مناجات۔ (۳) میدانِ حشر کے تصور میں۔ (۴) ایک دُعا

پھر نعتِ رسول از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نظم کے مندرجہ ذیل اشعار اونچا اونچا بڑی شیریں آواز سے اکثر پڑھا کرتی تھیں۔

(۱) بدرگاہِ ذی شان خیرالانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام
بصد عجز و منت بصد احترام
یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام
کہ اے شاہ کونین عالی مقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
مقدس حیات اور مطہر مذاق
اطاعت میں یکتا عبادت میں طاق
سوار جہانگیر [illegible]
[illegible]
محمد ہی نام اور محمد ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

(۹) [illegible]
[illegible]
ایک تحفہ [illegible]
ہر دکھ درد [illegible]
رحمت ہوتی ہے [illegible]
ہوتی ہے نہ جس کی [illegible]
ہوتی ہے لیکن [illegible]
کے آگے ہر کوئی [illegible]
پڑتا ہے۔
بعض کہنے والوں نے کیا ہی [illegible]

"(۱) ماں کے دل میں محبت اور مہربانی کا خمیر ہوتا ہے۔
(۲) سخت سے سخت دل کو ماں کی پُرنم آنکھوں سے موم کیا جاسکتا ہے۔
(۳) سب سے خوبصورت اور شیریں ماں کا پیار ہوتا ہے۔
(۴) ماں باپ کی محبت بے لوث و بے لالچ ہوتی ہے۔
(۵) ماں باپ سے صبر اور ثابت قدمی کا سبق ملتا ہے۔
(۶) ماں آسمان کا بہترین اور آخری تحفہ ہے۔
(۷) بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے خواہ بچے کی عمر کتنی ہی کیوں نہ ہو۔
(۸) دُنیا کی ساری مسرتیں پیار سے "ماں" کہتے ہی مل جاتی ہیں۔
(۹) صرف ماں ہی کسی کی زندگی بنا سکتی ہے وہی خدا کی سب سے اچھی مخلوق ہے۔
(۱۰) ماں خدا تعالیٰ کا جلوہ ہے اور خدا کی خوشنودی ہے اس کو خوش رکھنا لازمی ہے۔"

(۱۱) — اب ذرا غور فرمائیں ہمارے سرورِ کائنات سردارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ و مجتبیٰ حضرت آمنہ کے لعل حضرت آمنہ کی وفات کے بعد اپنی رضاعی ماں سے جب ملتے تو اپنی چادر ان کے لئے بچھا دیتے۔ اور بڑی عزت سے پیش آتے۔ پھر آپ نے فرمایا "الجنۃ تحت اقدام الامھات" یعنی اے لوگو! جنّت ماؤں کے نیچے ہے یعنی اُنکی خدمت سے ہی جنّت مل سکتی ہے۔" پھر فرمایا لا یدخل الجنۃ عاق یعنی والدین کا نافرمان جنّت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ جب کسی کے ماں باپ فوت ہو جائیں تو اس انسان کو چاہیئے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے اسی طرح محبت کرے جیسا کہ وہ اپنے والدین سے کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے ہم سب بھائی بہنوں کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے پیارے والدین کرام کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جنّت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے آمین ثم آمین۔ خاکسار۔ محمد عبدالرشید (لندن)

وصیتیں

نوٹ: — وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۲۶۸۳ ۲ — میں محمد حبیب علی خاں ولد مکرم محمد منظور علی خانصاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ وظیفہ یاب ریاست نہایا مشیر عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ ملک پیٹ نمبر ۳۶ ۵۰۰۰۰ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کل جائیداد منقولہ میں میرے ملبوسات ہیں جو مقامی جماعت کے حوالہ میرے فوت ہونے کے بعد کر دیئے جائیں گے تاکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان پہنچا دئے جائیں جو ان ملبوسات کو مستحق درویش بھائیوں میں یا ان کے بچوں میں تقسیم فرما دیں گے۔ میری دوسری جائیداد منقولہ میری ماہوار وظیفہ کی آمدنی مبلغ ۲۷۵/- روپے ہیں جس کا ۱/۱۰ میں ہر ماہ بطور چندہ وصیت ماہواری ادا کرتا رہونگا اور میری غیر منقولہ جائیداد ایک موروثی مسقوفہ سفالی مکان نمبر ۱۸/۴-۹-۱۶ واقعہ محلہ قدیم ملک پیٹ حیدرآباد ہے جس کا صرف دیوان خانہ کی چھت پختہ ہے۔ جس کی تعمیر ۱۹۳۵ء میں ہوئی تھی اور جس کی قیمت کا اندازہ میں اپنے طور پر مبلغ تیس ہزار روپیہ قرار دے کر اس کا ۱/۱۰ یعنی تین ہزار روپے ماہانہ اقساط مبلغ ۲۰/- روپے اپنی پنشن سے ادا کرتا رہونگا۔ مکمل ادائیگی تک دیتا رہونگا۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر غیر منقولہ جائیداد سے جو ۱/۱۰ حصہ وصیت مختص کیا گیا ہے۔ اس کی مکمل ادائی سے پیشتر میری وفات عمل میں آئے تو میں اپنی اہلیہ سعیدہ بیگم اور بچی عارفہ خانم کو ذمہ دار گردانتا ہوں کہ وہ میرے فرزند کلاں ڈاکٹر محمود علی خاں سے جو اس وقت بمقام پائین بلف ریاست آرکن ساس امریکہ میں مقیم ہے ان سے بقیہ رقم کی ادائیگی کی تکمیل کرا کے میری نعش قادیان مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کے لئے پہنچا دی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
احمد عبد الحمید سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ حیدرآباد	محمد حبیب علی خاں وصیت کنندہ	احمد حسین جنرل سیکرٹری حیدرآباد
(عارفہ خانم دختر محمد حبیب علی خاں)	سعیدہ بیگم زوجہ محمد حبیب علی خاں	محمد عبد اللہ نائب امیر جماعت حیدرآباد

وصیت نمبر ۱۳۰۱۴ — میں حلیمہ بی زوجہ مکرم محی الدین صاحب غوری قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی۔ ساکن شادنگر ڈاکخانہ شادنگر ضلع محبوب نگر۔ صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا ایک ذاتی مکان ۱۷-۲-۵۹۵/۵ واقعہ محلہ مادنا پیٹھ متصل مہدی پورہ حیدرآباد آندھرا۔ مالیتی اندازاً ۷۰۰۰/- روپے ہے۔ اگر اس مکان کی تعمیر مکمل ہو گئی تو اس کی قیمت میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔ منقولہ جائیداد میں اس وقت میرے پاس ایک عدد گلے کا ہار طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۹۰۰/- روپے ہے۔ میں اپنی غیر منقولہ جائیداد مکان مذکورہ بالا مالیتی ۷۰۰۰/- روپے اور منقولہ جائیداد ہار طلائی مالیتی ۹۰۰/- روپے کل مبلغ ۷۹۰۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد بھی اگر میں کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ علاوہ ازیں مجھے اپنے شوہر بطور جیب خرچ مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں ان کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال آمد نزیل شادنگر۔	حلیمہ بیگم	محی الدین شوہر موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۴۰۲ — میں محمد عبد اللطیف ولد مکرم محمد عبد العزیز صاحب قوم احمدی پیشہ پینشنر عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن اڈکور ڈاکخانہ اڈکور ضلع محبوب نگر۔ صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ مبلغ ۱۰۶/- روپے ماہوار پنشن پر ہے۔ جو مجھے ایس۔ ٹی۔ او آفس مکتھل سے ماہانہ ملتی ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر میں کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع باقاعدگی کے ساتھ مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال آمد بنزیل اڈکور	محمد عبد اللطیف	عبد الحمید

وصیت نمبر ۲۰۳ — میں محمود احمد ہندرگ ولد مکرم پیراں صاحب ہندرگ قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن تیماپور ڈاکخانہ رنگم پیٹھ ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت مندرجہ ذیل غیر منقولہ جائیداد ہے۔

(۱) ایک مکان سروے نمبر ۳-۱۳-۳۳ جس کے ۱/۳ حصہ کا خاکسار اور بقیہ ۲/۳ حصہ کے حقدار خاکسار کے برادران ہیں۔ اور میرے حصہ کے حق کی قیمت اندازاً ۳۳۳۳/- روپے بنتی ہے۔ مبلغ ۳۳۳۳/- روپے (۲) ایک مکان زیر تعمیر سروے نمبر ۳-۱۹-۱۰ جو کلیتاً خاکسار کی ملکیت ہے اور اس کی قیمت بعد تکمیل اندازاً ۱۰۰۰۰/- ہو گی۔ (۳) ایک باغ رقبہ چار ایکڑ سات گنٹے واقع سنگم پیٹھ (دیہات) سروے نمبر ۲۵ رجسٹری ۱۱۷ مالیتی اندازاً مبلغ ۱۱۰۰۰/- روپے = مبلغ ۱۱۰۰۰/- روپے۔

کل جائیداد غیر منقولہ مالیتی مبلغ ۲۴۳۳۳/- روپے علاوہ ازیں نقدی کی صورت میں خاکسار کا مبلغ ۸۰۰۰/- روپے کا سرمایہ تجارت میں لگا ہوا ہے جس میں خاکسار کو اندازاً مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں اپنی غیر منقولہ جائیداد مالیتی ۲۴۳۳۳/- روپے اور ماہوار آمد مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہانہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں اگر کوئی جائیداد یا زائد آمد پیدا کروں تو اس کے اوپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور اس کی بابت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو بروقت اطلاع دینا میرے لئے لازمی ہو گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال آمد۔	محمود احمد ہندرگ ولد پیراں صاحب ہندرگ۔	خلیل احمد عجب شیر موسی

وصیت نمبر ۱۴۳۰۰ — میں فرحت سلطانہ زوجہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر قوم جٹ پیشہ عارضی ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار روپے۔ (۲) کڑے طلائی ۲ عدد وزنی ۲ دو تولہ قیمت ۱۰۰۰/- روپے (ایک ہزار) (۳)۔ پائی زیب چاندی قیمت ۴۵/- (۴) سلائی مشین سیکنڈ ہینڈ قیمت ۱۵۰/- روپے میزان کل منقولہ جائیداد ۳۱۹۵/- روپے (تین ہزار ایک صد پچانوے روپے)۔

میں اس وقت نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں بطور ٹیچر عارضی ملازمت کرتی ہوں۔ اور بالمقطع مجھے ماہوار ۱۵۰/- روپے ملتے ہیں۔ میں اپنی اس منقولہ جائیداد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری ماہوار آمد میں کوئی زیادتی ہو تو میں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے کے بعد جو بھی میرا ترکہ اس کے علاوہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد حصہ جائیداد ادا کر دوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
جاوید اقبال اختر خاوند موصیہ۔	فرحت سلطانہ۔	بشیر محمد گھنٹیالیاں والد موصیہ

درخواست دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی امسال بی کام فائنل کا امتحان دینے والا ہے۔ تمام احباب جماعت سے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان۔

چندہ برائے تعمیر مسجد احمدیہ سرینگر

جیسا کہ احباب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر جانتے ہیں کہ سرینگر میں ہماری ایک عالیشان مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ اب تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سے اس مسجد کی تعمیر پر اڑھائی لاکھ روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے۔ ابھی بھی یہ مسجد تشنۂ تکمیل ہے بہت سے کام باقی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے منظور شدہ رقم کے ختم ہو جانے پر مجبورًا کام روک دینا پڑا۔

اب بزرگان نے جماعت ہائے کشمیر پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ چندہ جات جمع کر کے مسجد کے بقیہ کاموں کی تکمیل کروائیں۔

بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں اپنے وعدہ جات جلد از جلد پورے فرمائیں۔ اسی طرح صدر صاحبان اور سیکرٹری صاحبان سے بھی گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ رقوم وصول کر کے "امانت تعمیر مسجد سرینگر" کی مد میں محترم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھجوائیں۔ انفرادی طور پر بھی احباب اسی مد میں براہِ راست رقوم بھجوا سکتے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان احباب کو جو اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیں، رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس خوشخبری کا وارث بنائے کہ من بنی للہ مسجدًا بنی اللہ لہٗ بیتًا فی الجنۃ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

خاکسار: محمد حمید کوثر انچارج مبلغ (صوبہ کشمیر)
احمدیہ مسجد۔ متصل آئی۔جی۔پی آفس
سرینگر (کشمیر) (۱۹۰۰۰۹)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ بہت قریب آ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا $\frac{1}{10}$ یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۷۸ء کو خاکسار نے عزیزہ جنت خاتون صاحبہ بنت مکرم دلدار خان صاحب احمدی ساکن پربت سر (راجستھان) کا نکاح ہمراہ مکرم اصغر علی صاحب ابن مکرم دلدار علی صاحب صدر جماعت احمدیہ اودے پور راجستھان بعوض مبلغ ۔/۲۰۰۰ (دو ہزار) روپے حق مہر پڑھایا۔

مکرم دلدار علی صاحب و مکرم سردار خان صاحب نے اس خوشی کے موقع پر مشترکہ مبلغ ۔/۲۰ روپے درج ذیل مدات میں ادا کئے۔

اعانت بدر ۔/۱۰ شادی فنڈ ۔/۱۰ روپے۔ جملہ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت بناوے۔ آمین۔

خاکسار: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال۔ آمد۔

درخواستِ دعا:۔ سونگڑھ کے ایک پُرانے احمدی مکرم سید غلام احمد صاحب بوجہ پیرانہ سالی مختلف عوارض سے دوچار ہیں۔ اعصابی کمزوری کی تکلیف ہے۔ ساتھ ہی موتیابند کا آپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت اُن کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال۔

جماعتیں وقف جدید کا بجٹ حضور کے منشاء کے مطابق پورا کرنے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"وقفِ جدید کا کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔
جماعتیں اس کے بجٹ کو بھی پورا کرنے کی کوشش کریں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱/۷/۷۸ء)

وقفِ جدید کا مالی سال ختم ہونے میں صرف ۱½ ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے کہ بعض احباب کی طرف سے ابھی تک بہت سی رقوم ادا نہیں ہوئیں۔ مہربانی فرما کر عہدیداران وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں تا جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے سو فیصدی بجٹ پورا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی کوششوں کو بار آور کرے۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب کی گیمبیا (مغربی افریقہ) کیلئے روانگی!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک "نصرت جہاں آگے بڑھو" کے مطابق مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ایم۔بی۔بی ایس سرینگر مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو اپنے تین سال وقف کر کے سرینگر سے گیمبیا (مغربی افریقہ) کے لئے روانہ ہو گئے۔ اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو جماعت احمدیہ سرینگر نے مورخہ ۶ اکتوبر کو بعد نمازِ جمعہ مسجد احمدیہ سرینگر میں ایک الوداعی دعوت دی۔ جس میں احباب جماعت سرینگر نے اپنی دعاؤں اور نصائح کے ساتھ اپنے اس بھائی کو رخصت کیا۔ اس موقعہ کی تصاویر بھی لی گئیں۔

جملہ احباب جماعت سے بھی درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمارے اس بھائی کو بنی نوعِ انسان کی بہتر رنگ میں خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسلام و احمدیت کے لئے بھی ان کا وجود مفید ثابت ہو۔ آمین۔

خاکسار: محمد حمید کوثر
مبلغ سلسلہ احمدیہ سرینگر

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیڈر سول اور بوٹ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار کانپور۔

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹوونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C. I. T. COLONY :
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۷ ہش / ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور قادیان و ربوہ کے روحانی اجتماعوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ احباب اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جلسہ سالانہ کے بعد واپسی سفر کے لئے ریلوے ریزرویشن

جو دوست جلسہ سالانہ قادیان سے فارغ ہونے کے بعد واپسی پر اپنی ریلوے سیٹیں یا برتھ جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت ریزرو کروانا چاہیں وہ فوری طور پر اطلاع دیں۔ تا ان کی سیٹیں یا برتھ حسب حالات ریزرو کروائی جا سکیں۔ اور ساتھ ہی رقم بھی ضرور بھجوا دیں۔ اس سلسلے میں حسب ذیل امور کی وضاحت ضروری ہے۔

(۱) تاریخ واپسی۔ (۲) نام سٹیشن جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔ (۳) درجہ (۴) نام سفر کنندہ۔ (۵) جنس (یعنی مرد یا عورت۔ بچہ یا بچی)۔ (۶) عمر۔ (۷) پورا یا نصف ٹکٹ۔ (۸) ٹرین کا نام جس کے لئے ریزرویشن درکار ہے۔

خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور سفر کو موجب برکت بنائے۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

امرتسر اور قادیان کے درمیان ریلوے ٹرین کے اوقات

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کی سہولت کے لئے امرتسر سے قادیان اور قادیان سے امرتسر تک چلنے والی ریل گاڑیوں کے اوقات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

نمبر شمار		روانگی از امرتسر	رسیدگی قادیان	نمبر شمار		روانگی از قادیان	رسیدگی امرتسر
۱	صبح پہلی گاڑی	۴-۴۰	۶-۴۵	۱	پہلی گاڑی	۷-۲۰ صبح	۹-۲۰
۲	دوپہر دوسری گاڑی	۲-۵۰	۴-۵۰	۲	دوسری گاڑی	۸-۲۰ شام	۱۰-۴۵

نوٹ ۱:- امرتسر سے سیدھی قادیان کے لئے صرف دو گاڑیاں چلتی ہیں۔ اسی طرح قادیان سے امرتسر تک کے لئے بھی صرف دو گاڑیاں چلتی ہیں۔ جن کے اوقات اوپر درج ہیں۔

نوٹ ۲: شام کو ایک گاڑی امرتسر سے ۶-۰۰ بجے چلتی ہے جو ۷-۱۰ بجے بٹالہ پہنچتی ہے۔ اُس وقت بٹالہ سے قادیان کے لئے گاڑی مل جاتی ہے۔ یہ گاڑی بٹالہ سے ۷-۴۵ پر چل کر ۸-۱۵ پر قادیان پہنچ جاتی ہے۔

نوٹ ۳: امرتسر سے بٹالہ تک ہر پانچ منٹ بعد بس چلتی ہے۔ اور بٹالہ سے قادیان تک ہر نصف گھنٹہ بعد بس مل جاتی ہے۔ چونکہ جلسہ پر آنے والے احباب کے ہمراہ سامان بستر وغیرہ ہوتے ہیں اس لئے بسوں پر سفر اس لحاظ سے تکلیف دہ ہے کہ بٹالہ میں بس تبدیل کرنا پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مہمانوں کا سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ اور جلسہ کے روحانی اغراض سے پورا فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

احمدیہ مسلم کیلنڈر

بابت سال ۱۳۵۸ ہش (۱۹۷۹ء)

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سال آئندہ ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۹۷۹ء کا کیلنڈر ۲۷" × ۱۸½" کے سائز میں نہایت عمدہ دیدہ زیب اور مختلف جاذب نظر رنگوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔ کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا:-

(۱) کلمہ طیبہ جلی حروف میں کیلنڈر کی پیشانی کو زینت بخش رہا ہے۔

(۲) کیلنڈر کے دائیں بائیں لوائے احمدیت اور منارۃ المسیح دکھائے گئے ہیں۔

(۳) کیلنڈر کے وسط میں نہایت دلکش مختلف چار رنگوں میں "خانہ کعبہ" اور بیرونی ممالک کی مساجد میں سے دو مسجدوں کی تصاویر کے علاوہ دو ایمان افروز اقتباس بعنوان "اسلام کا مستقبل" "خاتم النبیین کی وضاحت" بزبان انگریزی دیئے گئے ہیں۔

(۴) تاریخیں چار کاغذوں پر علیحدہ شائع کر کے کیلنڈر پر چسپاں کی گئی ہیں۔ ہر کاغذ پر تین ماہ کی تاریخیں درج ہیں۔ تمام علاقوں کی سہولت کے مدنظر تاریخیں انگریزی حروف میں درج کی گئی ہیں۔

(۵) تاریخوں کے دائیں بائیں ہفتہ کے دنوں کے نام عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور اُردو چاروں زبانوں میں دیئے گئے ہیں۔

(۶) سال ۱۹۷۹ء کی جماعتی و سرکاری تعطیلات کا بھی اندراج ہے۔ جماعتی تعطیلات سبز رنگ میں اور سرکاری تعطیلات سُرخ رنگ میں ہیں۔

(۷) کیلنڈر کے اُوپر نیچے ٹین کی پتری لگائی گئی ہے۔ تاکہ کیلنڈر دیر تک کارآمد رہے۔

(۸) کیلنڈر کلکتہ میں زیر طبع ہے۔ انشاء اللہ ماہ نومبر کے وسط میں قادیان پہنچ جائے گا۔ جو جماعتیں یا اشخاص بذریعہ ڈاک کیلنڈر منگوانے کی خواہشمند ہوں وہ پہلے سے ہی اپنے آرڈر بُک کروائیں۔

(۹) کیلنڈر کا ہدیہ باوجود گرانی کاغذ و اخراجات طباعت صرف اڑھائی روپے (Rs. 2-50) ہے۔ محصول ڈاک و اخراجات رجسٹری علیحدہ ہوں گے۔ چونکہ کیلنڈر کا ہدیہ لاگت کے مطابق رکھا گیا ہے۔ جو محض تبلیغ و اشاعت کے پیش نظر ہے۔ کوئی منافع لینا مقصود نہیں۔ اس لئے خریداروں کو کمیشن نہیں دیا جائے گا۔

(۱۰) جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے احباب جلسہ کے موقعہ پر ہی کیلنڈر حاصل کر سکتے ہیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ولادت

مورخہ ۱۲ نومبر ۷۸ء کو مکرمہ عزیزہ مبارکہ صاحبہ اور مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب آف حیدر آباد مقیم امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کا نواسہ ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور نیک و صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ پندرہ روپے اعانت بدر اور مبلغ پندرہ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا فرمائے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔

(ایڈیٹر بدر)

درخواست دُعا

کرنول سے مکرم محمد عظمت اللہ صاحب اپنی کاروباری مشکلات کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات پانے نیز جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(خاکسار: محمد کریم الدین شاہد قادیان)